اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ

کا ایک نایاب **فتویٰ**

احناف پر غیر مقلدین کے بیہودہ اعتراضات کا مسکت و مدلل جواب

(یہ فتویٰ ''فتاویٰ رضویہ'' میں نہیں ہے)

انبیاءِ کرام گناہ سے پاک ہیں

از

امام اہل سنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری

حافظ امام احمد رضا خان قادری برکاتی حنفی بریلوی

المعروف بہ محقق ومحدث بریلوی

تقدیم وترتیب وتخریج وتحشیہ

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی مدظلہ العالی

(کاشی پور اتر کھنڈ، انڈیا)

ادارہ تحفظِ عقائدِ اہل سنت پاکستان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ

کا ایک نایاب فتویٰ

احناف پر غیر مقلدین کے بیہودہ اعتراضات کا مسکت و مدلل جواب

(یہ فتویٰ "فتاویٰ رضویہ" میں نہیں ہے)

انبیاء کرام گناہ سے پاک ہیں

از:—

امام اہل سنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری

حافظ امام احمد رضا خان قادری برکاتی حنفی بریلوی

المعروف بہ محقق ومحدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم وترتیب وتخریج وتحشیہ

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی مدظلہ العالی

(کاشی پور اتراکھنڈ، انڈیا)

تفصیلات

کتاب : انبیائے کرام گناہ سے پاک ہیں

مولف : امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب : مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور انڈیا

نظر ثانی : مفتی محمد بیت اللہ صاحب مدظلہ النورانی۔

سلسلہ اشاعت : ۲

باہتمام : میثم عباس قادری رضوی

صفحات : چوبیس (۲۴)

اشاعت : دسمبر ۲۰۱۲ء - محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

ناشر : ادارہ تحفظ عقائد اہل سنت، پاکستان

قیمت : روپے

تقسیم کار : دار الاسلام (۸-سی محی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ، لاہور)

والضحیٰ پبلی کیشنز (۸-سی محی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ، لاہور)

مسلم کتابوی (داتا دربار مارکیٹ، لاہور)

مکتبہ اعلیٰ حضرت (داتا دربار مارکیٹ، لاہور)

دار النور (نزد ستا ہوٹل، داتا دربار مارکیٹ لاہور)

مکتبہ رضویہ

(فیروز شاہ سٹریٹ گاڑی کھاتہ بالمقابل شفیع ہال آرام باغ نزد ایم اے جناح روڈ کراچی)

مکتبہ برکات المدینہ (جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

انتساب

جامع المعقول والمنقول حاوی علی الفروع والاصول

سیف اللہ المسلول علی اعداء الرسول

شاہ فضل رسول

قادری بدایونی علیہ الرحمۃ

کے نام

امیدوار کرم

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

فہرست

آغازِ سخن

”اللہ تعالیٰ کا ایک مقبول بندہ اور رسول پاک کا سچا نائب، علم کا جبل شامخ اور عمل صالح کا اسوۂ حسنہ، معقولات میں بحرِ ذخار، منقولات میں دریائے ناپیدا کنار، اہل سنت کا امام، واجب الاحترام اور اس صدی (چودھویں) کا باجماع عرب وعجم مجدد، تصدیق حق میں صدیق اکبر کا پرتو، باطل کو چھانٹنے میں فاروق اعظم کا مظہر، رحم وکرم میں ذوالنورین کی تصویر، باطل شکنی میں حیدری شمشیر، دولت فقہ وروایت میں امیر المؤمنین اور سلطنت قرآن وحدیث کا مسلم الثبوت وزیر المجتہدین اعلیٰ حضرت علی الاطلاق امام اہل سنت فی الآفاق مجدد مأۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلم العلما عند العلما وقطب الارشاد علی لسان الاولیاء ومولانا وفی جمیع الکمالات اولانا فانی فی اللہ والباقی باللہ العاشق کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولانا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ“ (اعلیٰ حضرت کا یہ جامع ومانع تعارف حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے ناگپور میں سنی کانفرنس کے خطبہ صدارت میں پیش فرمایا)

۱۰ رشوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ رجون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ اس خاکدان گیتی پر قدم رنجہ ہوئے اپنے والد گرامی علامہ نقی علی خاں اور شیخ المشائخ ابوالحسین احمد نوری، مولانا عبدالعلی صاحب رامپوری اور مرزا غلام قادر بیگ سے علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی۔

چودہ سال کی عمر میں علوم مروجہ کی تحصیل سے فراغ پایا اور اسی سال مسند افتاء پر فائز ہوئے ۱۲۹۵ھ میں والد گرامی کی معیت میں مارہرہ مطہرہ حاضر ہوئے اور تاجدار مارہرہ قطب الاقطاب سیدنا شاہ آل رسول احمدی علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل کیا اور سلسلۂ قادریہ میں سند اجازت وخلافت سے نوازے گئے۔

آپ کا سلسلۂ سند اپنے والد گرامی قدر اور پیرومرشد سید شاہ آل رسول اور سید احمد زینی دحلان مکی علیہم الرحمہ کے توسط سے علامہ طحطاوی شیخ عبدالحق محدث دہلوی،

مولانا نظام الدین (بانی درس نظامی) اوران کے علاوہ اکابر علماء ومشائخ عرب وعجم سے مربوط ہے۔

آپ نے بیشمار علوم وفنون پر سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائیں جو آج بھی قوم سے خراج دادوتحسین وصول کررہی ہیں احقاق حق وابطال باطل آپ کا مقصد حیات تھا۔ مکمل زندگی جہاد بالقلم اور جہاد باللسان میں گزاری۔ اسلام یابانی اسلام کے خلاف کوئی بات سنتے تو طبیعت بے چین ہوجاتی اور زبان وقلم حرکت میں آجاتے کوئی محفل ہوتی اللہ اوراس کے پیاروں کے ذکر کے ساتھ دشمنان اسلام کی ضروراور خوب خوب سرکوبی فرماتے۔ ایک مرتبہ بدایوں شریف میں ۱۹۰۹ء میں عرس قادری کے موقعہ پر "لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یؤادون من حاد اللہ و رسولہ" پر آپ نے اڑھائی گھنٹے تقریر فرمائی اوراس میں گستاخان رسالت و دشمنانِ اسلام کے خلاف اپنی زبان مبارک سے جہاد باللسان کا حق ادا کردیا۔

اخبار اہل فقہ امرتسر ۲۰ رجون ۱۹۰۹ء، ص۴، کا اقتباس ملاحظہ ہو

"جناب مولانا المعظم المحترم مؤید ملت طاہرہ صاحب حجج قاہرہ وتصانیف زاہرہ حضرت مولانا الحاج القاری المولوی احمد رضاخاں بریلوی نے آیۃ کریمہ "لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یؤادون من حاد اللہ و رسولہ" پڑھ کر قریب ڈھائی گھنٹہ نہایت تفصیل جلیل کے تفسیر جمیل بیان کی۔ ثابت کیا کہ ایمان محبت رب العزت وحضرت رسالت ﷺ کا نام ہے اوراس کا کمال بغیر دشمنی دشمنان اسلام کے محال ہے پھران فرق کی قدرے تفصیل فرمائی جو دشمنان دین ہیں۔ اس موقع پر بہت زور سے ثابت کیا کہ منکرین ضروریات دین وگستاخان دربار حضرت سید العالمین قطعاً خارج ازدائرۂ مسلمین ہیں قوی دلیلوں سے بیان کیا کہ ان فرقوں کا رد ضرورت شرعیہ زمانہ کے لحاظ سے نصاریٰ اورآریہ کے رد سے کئی حصہ زائد ضروری ہے کہ شاذ ونادر سچا مسلمان ان نصاریٰ وآریہ کے پھندہ میں پھنسے گا۔" [اہل فقہ ۲۰ رجون ۱۹۰۹ء، ص۴،]

نیز زبان کے ساتھ ساتھ قلم کے ذریعہ بھی آپ اعداء دین متین کے خلاف جہاد فرماتے اور شرپسند عناصر کی تمام تر ریشہ دوانیوں کو اپنے نوک قلم سے کچلنے کی ہر ممکن سعی

فرماتے۔ یقیناً آپ کے قلم میں ذوالفقار حیدری کے جوہر نظر آتے تھے اوراس بات کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جب ۱۹۱۱ء میں آپ نے دیابنہ وہابیہ کے مسلم الثبوت پیشوا اشرف علی تھانوی کو مرادآباد میں مناظرہ کرنے کا چیلنج دیا اور مقررہ تاریخ میں آپ وہاں پہنچے تو صدرالافاضل علیہ الرحمۃ کی معیت میں اہل سنت کے ایک جم غفیر نے آپ کا استقبال کیا اوراپنے کاندھوں پر بٹھا کر آپ کو شہر کا دورہ کرایا اورجب آپ مدرسہ قاسم العلوم شاہی کے سامنے پہنچے تو اہل سنت نے بلند آواز سے وہیں پر کھڑے ہوکر کافی دیر تک یہی گنگنایا

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

زیرنظر فتوی بنام "انبیاء کرام گناہ سے پاک ہیں" (یادرہے کہ یہ نام راقم نے موضوع کی مناسبت سے رکھا ہے) بھی آپ کے جہاد بالقلم کا ایک حصہ ہے جس میں آپ نے اہل سنت خصوصاً حنفیہ پر غیر مقلدین وہابیہ کی افتراپردازی وبہتان تراشی کا دنداں شکن جواب تحریر فرمایا ہے۔ غیر مقلدین حنفیہ پر انبیائے کرام کو معصوم نہ ماننے اوران کو گنہگار ماننے کا جھوٹا الزام لگاتے ہیں، اعلیٰ حضرت نے اس فتوی میں ان کے اس جھوٹے الزام کی تردید کرتے ہوئے امام اعظم ابوحنیفہ اوراکابر احناف کی تحریروں اور دیگر علمی وعقلی دلائل وشواہد کی روشنی میں حنفیہ کے انبیائے کرام کو معصوم عن الخطاء ماننے کو ثابت فرمایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ حنفیہ الحمد للہ اس الزام سے بری ہیں ہاں البتہ معترضین خود اس کے مرتکب ہیں کہ وہ خود انبیاء کرام بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی گستاخیاں کرتے ہیں۔

اس فتوئی کی اشاعت ۱۳۲۳ھ ماہ صفر میں ہندوستان کے مشہور رسالہ "مخزن تحقیق ملقب بہ تحفۂ حنفیہ" پٹنہ میں ہوئی۔ فہرست مضامین کے خانے میں اس فتوی سے متعلق یہ تحریر موجود ہے:

"وہابیان بدانجام کے اس گڑھے ہوئے اعتراض کا جواب لاجواب کہ حنفیہ انبیا علیھم الصلاۃ والسلام کومرتکب فعل حرام جانتے ہیں حتی کہ ان کے نزدیک آنحضرت ﷺ سے فعل حرام ہوتا تھا۔ واللہ ھذابھتان عظیم اعاذنا اللہ الکریم من افتراء

"الفخیم والفهم السقیم"

مضمون نگار کا نام کچھ اس طرح درج ہے "مجدد مأۃ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ ناصر دین وملت قاتل نجدیت وہابیت حضرت فاضل بریلوی دام فیضہ الصوری والمعنوی"

فقیر کی تتبع کے مطابق فتاوی رضویہ قدیم وجدید اور اعلیٰ حضرت کے دیگر مطبوعہ رسائل میں یہ فتوی موجود نہیں ہے۔

یہ فتوی احقر کو پیکر اخلاق محترم جناب محمد ثاقب رضا قادری صاحب کے توسط سے پیکر اخلاص واخلاق جناب محمد ابرار عطاری صاحب سے حاصل ہوا۔ اللہ ان دونوں حضرات کو دارین کی سعادتوں ونعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔

اخیر میں شکر گزار ہوں پیکر علم وعمل صاحب اخلاص واخلاق حضرت علامہ مولانا مفتی بیت اللہ صاحب قبلہ -دامت برکاتهم القدسیه- کا جنہوں نے پیہم مصروفیات کے باوجود زیر نظر حاشیہ وتخریج پر نظر ثانی فرما کر میرے حوصلوں کو توانائی عطا فرمائی۔

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان فتوی کی کمپوزنگ یا حاشیہ وتخریج میں غلطی کا صد فی صد امکان ہے۔ ارباب علم حضرات سے عرض ہے کہ بنظر اصلاح آگاہ فرمائیں۔

اللہ مجھے اور آپ کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاه النبی الامین

احقر العباد

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی غفرلہ

مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

عصمت انبیاء علیہم السلام اور عقائد وہابیہ دیوبندیہ

(میثم عباس قادری رضوی)

عصمت انبیاء علیہم السلام کے متعلق مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کی اُمت کے عقائد مختصراً ملاحظہ کریں تا کہ ان کے باطل عقائد قارئین پر واضح ہو جائیں۔

❁ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب انبیاء علیہم السلام کو صریح جھوٹ بولنے کا مرتکب قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"دروغ صریح (صاف جھوٹ) بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم (کے جھوٹ) سے نبی کو معصوم ہونا ضرور نہیں۔"

(تصفیۃ العقائد صفحہ ۲۲ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور ایضاً صفحہ ۲۵ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

اس کے بعد مزید لکھتے ہیں کہ

❁ "بالجملہ علی العموم کذب (جھوٹ) کو منافی شانِ نبوت (شانِ نبوت کے خلاف) بایں معنی (اس طرح) سمجھنا کہ یہ معصیت (گناہ) ہے اور انبیا علیہم السلام معاصی (گناہوں) سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔"

(تصفیۃ العقائد صفحہ ۲۴ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور ایضاً صفحہ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

یعنی نانوتوی صاحب کے نزدیک جھوٹ کو گناہ سمجھتے ہوئے شان نبوت کے منافی سمجھنا اور یہ کہنا کہ انبیاء علیہم السلام گناہ سے پاک ہیں غلط ہے۔ (نعوذ باللہ)

ان عبارات کی بنا پر قاسم نانوتوی صاحب پر مفتیانِ دیوبند کی طرف سے فتاوی جاری ہو چکا ہے کہ "ان عبارتوں کا مصنف کافر گمراہ ہے اور اس کا نکاح فاسد ہوا۔"

(ماہنامہ تجلی دیوبندی مئی ۱۹۵۶ء، صفحہ ۳)

❁ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کے شاگرد اور مولوی شبیر عثمانی دیوبندی صاحب کے بھتیجے مولوی عامر عثمانی فاضل دیوبند عصمت انبیاء علیہم السلام کے متعلق یوں لکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی "عصمت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے کبھی کسی قسم کا گناہ اور قصور سرزد ہی

نہیں ہوتا، ہوتا ہے اور یقیناً ہوتا ہے۔"

(تجلیات صحابہ صفحہ ۲۴۳ مکتبۃ الحجاز پاکستان اے ۲۱۹ بلاک "سی" الحیدری شمالی ناظم آباد کراچی)

❁ جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب حضرت یونس علیہ السلام کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں۔"

(تفہیم القرآن تفسیر سورہ یونس آیت: ۹۸ مکتبہ تعمیر انسانیت گجر گلی موچی دروازہ لاہور)

تفہیم القرآن کے موجودہ ایڈیشن سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔

❁ امام الوھابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب "کتاب التوحید" میں حضرت آدم علیہ السلام کے فعل کو شرک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "آدم وحوا علیہما السلام نے شیطان کا صرف کہا مانا تھا اس کی عبادت نہیں کی تھی یعنی ان کا یہ شرک "شرک فی الطاعۃ" تھا نہ کہ شرک فی العبادۃ۔" (کتاب التوحید صفحہ ۱۶۸ مطبوعہ دارالسلام ۳۶، لوئر مال، بیکر ٹریٹ سٹاپ، لاہور)

نعوذ باللہ۔ حضرت آدم علیہ السلام بھی نجدی فتویٰ شرک سے محفوظ نہ رہے۔

❁ مولوی حسین خان (غیر مقلد وہابی) نے اپنی کتاب "ردتقلید" میں لکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ "انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو جاتی ہے۔"

(صفحہ ۱۲ کتاب ردتقلید بکتاب المجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی مصدقہ مولوی نذیر حسین وشریف حسین وغیرہما اکابر غیر مقلدین، بحوالہ جامع الشواہد صفحہ ۱۰، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ لاہور و جامع الشواہد مشمولہ فتح المبین صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

❁ مولوی ابوعبداللہ قصوری عرف غلام (غیر مقلد وہابی) لکھتے ہیں کہ "سب افعال اور اقوال آنحضرت صلعم کے تشریعی اور محمود نہیں ہیں اور عصمتِ مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔ انتہت خلاصۃ کلامہٗ"

(تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام صفحہ ۳۴، ۳۵ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر مورخہ ۱۲۹۸ھ بحوالہ جامع الشواہد صفحہ ۲۹ مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ لاہور، جامع الشواہد مشمولہ فتح المبین صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

مسئلہ:۔ از چھاؤنی احمد نگر پلٹن نمبر ۱۲۵ مرسلہ منشی عنایت اللہ صاحب بوساطت جناب مولانا مولوی ضیاء الدین صاحب ۴ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اُس غیر مقلد کے اعتراض کے جواب میں جو رسالہ المعتقد المنتقد [۱] کو دیکھ کر ہم حنفیوں پر یوں اعتراض کرتا ہے:

(اعتراض) حنفیہ جانتے ہیں کہ نبی "خطاکار" ہیں حقیقت میں مذہب حنفی ایسا ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی قدر اُن کے نزدیک ہرگز نہیں ہے دیکھو "فقہ اکبر" ص ۹

"والانبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کلُّھم منزّھون عن الصغائر والکبائر وکانت منھم زلات وخطیات ومحمّد صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم حبیبہ وعبدہ ورسولہ ونبیہ وصفیہ ونقیہ لم یعبد الاصنام ولم یرتکب صغیرۃ ولا کبیرۃ قط" [۲]

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے خطائیں کیں اور زَلّتیں اُن سے ہوئیں اور زَلّت کو انہوں نے فعل حرام لکھا ہے تو گویا کہ حنفیہ کے نزدیک نبیوں سے فعل حرام ہوئے ہیں۔ (نور الانوار)

افعال النّبی سوی الزّلۃ اربعۃ اقسام مباح ومستحب و واجب و فرض و انما استثنی الزّلۃ لان الباب لبیان اقتداء الامۃ والزّلۃ

---

(۱) کتاب مذکور حجۃ العصر حضرت علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف ہے علم کلام میں عمدہ اور لاجواب کتاب ہے۔ مزید یہ کہ اس کتاب پر مجدد مائۃ اربعۃ عشر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے "المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد" کے نام سے حاشیہ بھی تحریر فرمایا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ کتاب مذکور حاشیہ کے ساتھ جامعہ نعیمیہ، مراد آباد وغیرہ مدارس اہلسنت میں داخل نصاب ہے۔

(۲) ترجمہ:۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں اور ان سے ذَلّات (ترک افضل واختیار فاضل) اور خطیات (اجتہادی لغزشیں) واقع ہوئیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حبیب، اس کے بندے، اس کے رسول، اس کے نبی، اس کے صفی اور اس کے نقی ہیں انہوں نے نہ بتوں کو پوجا نہ کبھی چھوٹے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔ فقہ اکبر، ص ۸، مطبع مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ الکائنۃ حیدرآباد دکن۔

لیست مما یقتدی به وهی اسم فعل حرام وقع فیه بسبب القصد لفعل مباح فلم یکن قصده للحرام" (ص۲۱۱)[۱]

اس سے واضح ہے کہ حضرت سے بھی فعل حرام ہوتا تھا اگر چہ بغیر قصد کے ہو (مختصراً) مہربانی کر کے اس کا جواب عطا فرمائیں۔

الجواب

یہ بیہودہ و بے معنی اعتراض جس کا منشا صرف جہل و تعصب و بد دیانتی و شوخ چشمی[۲] و دریدہ دہنی[۳] ہے اس کے مفصل جواب کو مطول کتاب درکار۔ یہاں بقدر کفایت چند مجمل جملوں پر اقتصار۔

اولاً: مسلمان سنی صحیح العقیدہ کے سمجھنے کو بعونہ تعالیٰ اسی قدر کافی ہے کہ یہ اعتراض ان نئے ناپاکوں کا اپنا ایجاد نہیں بلکہ پرانے مجوسوں یعنی رافضیوں نے نہ فقط حنفیہ بلکہ تمام اہل سنت پر یہی اعتراض کیا اور علمائے اہل سنت نے اُن اوندھوں کو تازیانہ[۴] جواب سے سیدھا کر دیا۔

ان غیر مقلد صاحبوں فضلہ خواران روافض[۵] نے صرف اُس میں اتنی تازگی کی کہ اعتراض میں خاص حنفیہ کا نام لیا تاکہ عوام جانیں یہ کوئی عقیدہ خاص حنفیوں کا ہے دیگر اہلسنّت اسے نہیں مانتے اور یوں اُن کے دل میں حنفیت کی طرف سے شکایت پیدا ہو، حالانکہ حنفیت و شافعیت کا اختلاف مسائل فرعیہ نماز و روزہ و بیع و شرا[۶] میں ہے نہ کہ معاذ اللہ عقائد الٰہیات و نبوات و معاد[۷] میں۔

(۱) ترجمہ: "ترک افضل کے علاوہ نبی ﷺ کے افعال کی چار قسمیں ہیں مباح، مستحب، واجب اور فرض زلت کو اس لئے مستثنیٰ کیا کہ امت کی اقتدا کے بیان کا باب ہے اور زلت لائق اقتدا نہیں، اور زلت اس فعل حرام کا نام ہے جس میں کوئی شخص جائز کام کے ارادہ کے سبب واقع ہو گیا تو اس کا ارادہ حرام کا نہ تھا" نور الانوار مع حاشیہ قمر الاقمار للکھنوی، ص،۱۸۰، مطبع علوی لکھنؤ۔

(۲) بے حیائی و بے باکی۔

(۳) بدزبانی، زبان درازی۔

(۴) کوڑا۔

(۵) رافضیوں کا جوٹھا کھانے والے۔ (۶) خرید و فروخت (۷) آخرت

عقائد میں چاروں مذہب کے اہل سنت یک جان و یک دل ہیں تو دھرم دھرم کی یہ تھی کہ سب اہل سنت پر اعتراض کیا ہوتا کہ اہل سنت کا مذہب ایسا ہے جس میں انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی کچھ قدر نہیں اس میں ہمارا یہ نفع تھا کہ عوام اہل سنت کو بھی کھل جاتا کہ معترض صاحب اہل سنت سے خارج گمراہ بددین ہیں اور تمہارا ایک تو یہ نفع تھا کہ جھوٹ اور خیانت اور فریب دہی کی آفت سے بچتے دوسرا یہ کہ تمہارے بڑے بھائی رافضی صاحب تمہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے کہ شاباش شاگرد و ہم سے سیکھ کر اہل سنت کی مسلمانی و سنت پر منہ مارنا تو آ گیا امید ہے کہ آگے اور بڑے بول بھی بول چلو جیسے غیر مقلدوں کے بڑے گرو نواب صدیق حسن بھوپالی آنجہانی صاف صاف بجرم ترویج[۱] تراویح امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ بدعتی گمراہ لکھ کر اپنی قبر و حشر کے لئے بڑا سامان طیار[۲] کر کے لے گئے۔[۳] خیر بہر حال بحمد اللہ تعالیٰ حنفیہ خوش و شاد ہیں کہ الحمد للہ ہم اہل سنت ہیں اور ہم پر اعتراض کرنے والے رافضی نحلت۔[۴]

اب اس کا بیان سنئے کہ یہ اعتراض غیر مقلد کی گڑھت نہیں رافضیوں کا پس خوردہ[۵] ہے اور فقط حنفیہ پر نہیں تمام اہل سنت پر ہوا اور علمائے اہل سنت نے جواب دیا ہے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی "تحفہ اثنا عشریہ" میں رافضیوں کے مکروں کے بیان میں فرماتے ہیں:

> "کید چهارم آنست که می گویند که اهل سنت در اعتقاد عصمت انبیا قصور می کنند و صدور گناه از انبیاء تجویز می نمایند و شیعه در حق انبیا اعتقاد کمال نزاهت و طهارت دارند صغیره و نه کبیره نه قبل از نبوت نه بعد ازاں نه سهواً نه عمداً ازیشاں تجویز

(۱) رائج کرنا۔

(۲) تیار۔

(۳) دیکھو مولوی صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف "الانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح" صفحہ: ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، مطبع دار ابن حزم بیروت

(۴) بدمذہب۔

(۵) بچا ہوا، جوٹھا۔

می کنند پس مذهب شیعه اقرب بادب است ازمذهب اهل سنت"[۱]

پھر جواب میں فرماتے ہیں:

"این همه افتراوبهتان وتحریف ومسخ ست زیراکه اهل سنت کبائر را عمداً و سهواً بعد النبوة تجویز نمی کنند و صغائر را سهواً تجویز می کنند بشرطیکه اصرار بران نشود و کذب را اصلاً لا عمداً و لا سهواً لا قبل النبوة ولا بعدها تجویز نمی کنند"[۲]

پھر فرماتے ہیں:

"دریں جا دقیقه بایددانست که شیعه دراکثرمسائل غلومی کنند و اعلی درجات هر چیز را مذهب خود می گیرند و نظر بواقع و نفس الامر نمی نمایند پس مذهب ایشان موهوم و غیر واقع می شود بخلاف اهل سنت که دیده و سنجیده قدم می نهند و واقع و نفس الامر مکذب ایشان نمی شود ایں عقیده هم از جملهٔ آن

(۱) تحفہ اثنا عشریہ فارسی، صفحہ ۴۸، مطبع نامی منشی نولکشور لکھنو۔ ایضاً صفحہ ۳۱ مطبوعہ کتب خانہ اشاعتِ اسلام ٹیا محل دہلی ترجمہ: "چوتھا مکر یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اہل سنت انبیائے کرام علیہم السلام کے گناہوں سے معصوم ہونے کے سلسلے میں کمی کرتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام سے گناہ کے صدور کو جائز مانتے ہیں اور شیعہ انبیا کے حق میں مکمل پاکیزگی وطہارت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ چھوٹا بڑا نبوت سے قبل اور بعد بھول کر یا جان بوجھ کر جائز نہیں مانتے تو مذہب شیعہ مذہب اہل سنت کے بمقابل ادب سے زیادہ سے قریب ہے۔" (تحفہ اثنا عشریہ باب دوم صفحہ ۷۸ اردو مترجم مولوی خلیل الرحمن مظاہری دیوبندی دارالاشاعت اردو بازار مطبوعہ کراچی، ایضاً باب دوم صفحہ ۵۸ اردو مترجم مولوی عبدالمجید خان مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

(۲) [مرجع سابق] ترجمہ "یہ سب تہمت، جھوٹا الزام رد و بدل اور مسخ ہے اس لئے کہ اہل سنت بعد نبوت کبائر کو قصداً اور بھول کر جائز نہیں مانتے اور صغائر کو سہواً جائز مانتے ہیں اس شرط پر کہ اس پر اصرار نہ ہو اور جھوٹ کو بالکل جائز نہیں مانتے نہ جان بوجھ کر نہ بھول کر نہ نبوت سے پہلے نہ اس کے بعد" (تحفہ اثنا عشریہ باب دوم اردو مترجم مولوی خلیل الرحمن مظاہری دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً باب دوم صفحہ ۵۸ اردو مترجم مولوی عبدالمجید خان نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

مسائل ست زیرا که آیات و احادیث بیشمار ناطق و مصرح اند بصدور زلات از انبیا اگر در عصمت غلو نموده آید و صدور مطلق جائز نه گوئیم در تاویل ایں نصوص غیر از کلمات بارده بدست مانخواهد ماند پس از ابتدا معنی عصمت را بنوعے باید فهمید که دریں ورطه حیران نشویم"اه ملخصاً۔[۱]

ثانیاً: یہ چراغ بلفی[۲] اور روافض کی رشید خلفی[۳] ملاحظہ ہو کہ "**فقہ اکبر** شریف[۴] کی عبارت خود نقل کی جس میں امام الائمہ سراج الامہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے صاف ارشاد فرمایا کہ "تمام انبیا **علیهم الصلاة والسلام** جملہ گناہان کبیرہ وصغیرہ سب سے پاک ومنزہ ہیں" پھر حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بالخصوص فرمایا "کہ وہ اللہ کے حبیب وبندہ ونبی ورسول وبرگزیدہ وپاکیزہ ہیں جنہوں نے کبھی کوئی گناہ صغیرہ بھی نہ کیا" پھر اس عبارت کو اس افترا کی سند بناتا ہے کہ حنفیہ کے یہاں انبیا **علیهم الصلاة والسلام** کی ہرگز قدر نہیں۔

سبحان الله انبیا **علیهم الصلاة والسلام** کو تمام کبائر وصغائر ہر قسم کے گناہ سے پاک ومنزہ جاننے میں اُن کی قدر کیا ہوئی قدر تو جب ہوتی کہ تمہارے بڑے بھائی رافضیوں کی طرح زبانی دعوے وہ لمبے چوڑے ہو کر مانا یہ جاتا کہ انبیا نے **معاذ الله** کبیرہ گناہ بھی

(۱) ترجمہ: "اس جگہ ایک نکتہ جاننا چاہئے کہ شیعہ اکثر مسائل میں غلو کرتے ہیں اور ہر چیز کے بلند درجات کو اپنا مذہب بنالیتے ہیں اور واقعہ وحقیقت پر نگاہ نہیں رکھتے پس ان کا مذہب وہمی اور حقیقت کے خلاف ہوتا ہے۔ اہل سنت دیکھ اور جانچ کر قدم رکھتے ہیں کہ واقعہ اور حقیقت کبھی ان کو جھٹلاتے نہیں ہیں ان کا یہ عقیدہ بھی انہیں تمام مسائل میں سے ہے اس لئے کہ بیشمار آیتیں اور حدیثیں انبیا علیہم السلام سے زلّات کے صادر ہونے پر گویا اور صراحت کرنے والی ہیں اگر انبیا کی عصمت میں اتنا غلو کریں اور مطلقاً جائز نہ کہیں تو ان نصوص [آیات واحادیث] کی تشریح وتاویل میں سوائے مہمل وکمزور کلمات کے علاوہ ہمارے ہاتھ میں کیا رہ جائے گا لہٰذا پہلے ہی سے عصمت کے معنی کو اس طور پر سمجھ لینا چاہئے کہ اس بھنور میں ہم حیران نہ ہوں۔" اھ ملخصاً۔ (تحفہ اثنا عشریہ اردو باب دوم صفحہ ۷۸ مترجم مولوی خلیل الرحمن مظاہری دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً باب دوم صفحہ ۵۸ اردو مترجم مولوی عبدالمجید خان نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

(۲) سینہ زوری، دیدہ دلیری۔ (۳) شاگردی، سعادتمندی (۴) نفس مصدر

کئے ہیں۔

شاہ صاحب "تحفہ" میں بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں:

"اعجب العجائب آنست که شیعه باوصف ایں اعتقاد دور و در از در کتب خود از ائمه معصومین روایت کی کنند اخبارے که دلالت بر صدور گناهان کبیره از انبیاء می کند بعد از نبوۃ روی الکلینی باسنادصحیح عن ابی یعقوب [۱] عن ابی عبدالله علیه السلام ان یونس علیه السلام قداتی ذنباً کان الموت علیه ہلا کاً"[۲]

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔نہیں نہیں حنفیہ بلکہ تمام اہل سنت کے نزدیک انبیاعلیھم الصلاۃ والسلام کی کیاقدر رہوتی ان کی قدر تو غیر مقلد صاحبوں کے یہاں ہے کہ بات بات میں اُنہیں "ناکارے لوگ" کہیں [۳] "چوڑھے چمار" گائیں [۴] "مر کر مٹی میں ملنا" کہیں [۵] نماز میں اُن کی طرف خیال لے جانے کو اپنے

(۱) ابی یعقوب کتابت کا سہو ہے صحیح ابی یعفور ہے۔

(۲) تحفہ اثنا عشریہ فارسی، صفحہ ۴۹۔ مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ۔ ایضاً صفحہ ۳۱ کتب خانہ اشاعت اسلام مٹیا محل دہلی ترجمہ: "تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ شیعہ اس بلندئ اعتقاد کے باوجود اپنی کتابوں میں ائمہ معصومین سے ایسی خبروں کو روایت کرتے ہیں جو بعد نبوۃ انبیائے کرام علیہم السلام سے بڑے گناہوں کے صادر ہونے پر دلالت کرتی ہیں (چنانچہ) کلینی نے صحیح سند سے ابی یعفور سے روایت کیا وہ ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ یونس علیہ السلام سے گناہ سرزد ہوا تو موت ان پر ہلاک کرنے والی ہوگئی ﴿معاذ اللہ﴾" (تحفہ اثنا عشریہ اردو مترجم باب دوم صفحہ ۷۹ مولوی خلیل الرحمن مظاہری دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً باب دوم صفحہ ۵۸ اردو مترجم مولوی عبدالمجید خان نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

(۳) دیابنہ وہابیہ کے امام و پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا "جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں خواہ انبیا ہوں یا اولیا ہوں وہ سب کے سب اللہ کے بے بس بندے ہیں" صفحہ ۷۷، مطبع دارالکتاب دیوبند،

(۴) اسی تقویۃ الایمان میں ہے "یقین مانو کہ ہر شخص خواہ وہ بڑے سے بڑا انسان ہو یا مقرب ترین فرشتہ اس کی حیثیت شان الوہیت کے مقابلے پر ایک چمار کی حیثیت سے بھی زیادہ ذلیل ہے" صفحہ ۲۷، مطبع دارالکتاب دیوبند۔

(۵) اسی میں لکھا کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" صفحہ ۴۲، مطبع علیمی لاہور، دارالکتاب دیوبند سے شائع ہوئی تقویۃ الایمان میں عبارت بدل دی گئی ہے اس میں لکھا ہے "ایک دن میں بھی فوت ہو کر آغوش لحد میں جا سوؤں گا" صفحہ ۷۸، مطبع دارالکتاب دیوبند۔

"گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدر جہا بدتر" بتائیں۔[۱]

الا لعنة الله علی الظّالمین الّذین یؤذون الله و رسوله ولهم عذاب مهین۔ [۲]

اس بحث کی قدرے تفصیل کے لئے رسالہ "**الکوکبة الشهابیه فی کفریات ابی الوهابیه**" [۳] ملاحظہ ہو۔مگر معترض صاحبوں نے یہاں شاگردئ روافض پر قناعت نہ کی بلکہ آریوں پادریوں وغیرھم کُھلے کافروں کی بھی تقلید کی وہ کفار معاذ اللہ قرآن عظیم پر اعتراض کرتے ہیں کہ "اُس میں خدا کو عیاذًا باللہ (خاک بدہن ملعونان) "مکار" بتایا ہے۔قال تعالیٰ و **مکروا و مکر الله والله خیر الماکرین** [۴] اُن کافروں نے نہ جانا کہ لفظ کے معنی اختلاف زبان ومحاورہ سے مختلف ہوجاتے ہیں مکر بمعنی فریب ودغا وایصال ضرر خفیہ بنا مستحق مذموم ہے اور اردو میں اسی معنی پر شائع اور بمعنی تدبیر خفیہ اضرار مستحق سزا ہرگز مذموم نہیں اور عرب اسی معنی پر اس سے تمدح کرتے ہیں۔خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کفار سے فرمایا کہ "اگر تم مکر چاہو تو واللہ کہ ہم جڑ ہیں مکر کی"۔[۵]

(۱) صراط مستقیم فارسی مرتبہ اسمٰعیل دہلوی، مطبع المکتبہ سلفیہ لاہور کے صفحہ ۸۸ پر ہے: "و صرف همت بسوی شیخ وامثال آن ازمعظمین گو جناب رسالت مآب ﷺ باشند بچندیں مرتبه بد تر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است" صراط مستقیم مترجم جو دارالکتاب دیوبند سے شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۱۴۸، پر اس عبارت کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے "اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے"

(۲) اللہ کی لعنت ظالموں پر جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے

(۳) رسالہ ھذا مصنف علیہ الرحمہ کے قلم کا بہترین شاہکار ہے یہ رسالہ آپ نے ۱۳۱۲ھ میں تصنیف فرمایا اور اس میں آپ نے پیشوائے وہابیہ ودیابنہ اسمٰعیل دہلوی کے کفریات اور اس کی تصانیف میں موجود خرافات کے بطلان پر سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔

(۴) (اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی) [ترجمہ کنز الایمان، پارہ ۳، سورہ آل عمران، آیت ۵۴]

(۵) فتوح الشام، ۱/۵۷، مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت، عربی عبارت اس طرح ہے: "یریدبه حیلة او مکیدة فنحن و الله جرثومة الخداع" اس کا اردو ترجمہ دیوبندی عالم شبیر احمد انصاری نے اس طرح کیا ہے "وہ ان کے دل میں جو بات ہے اور جس کی غرض سے تجھے بھیجا ہے اگر اس کے اندر کسی قسم کا حیلہ اور مکر و فریب مضمر ہے تو تمہیں یہ بات واضح رہنا چاہئے کہ مکر وحیلہ تو واللہ ہمارے =

پھر صدورِ فعل اور شے ہے اور اطلاق مشتق کہ مفید معنی عادت ہو چیزے دیگر۔

اتفاقاً کسی سے کسی کام میں بھول ہو جائے تو اسے ''بھلکڑ'' نہ کہیں گے نہ اتفاقی لغزش پر ''خطا کار''۔ زبان اردو میں اس کا اطلاق جانب معصیت تبادر[۱] رکھتا ہے اور نہ فقط اُردو بلکہ عربی میں بھی اسم فاعل معنی تعوُّد[۲] وخوگری[۳] کی طرف مشعر[۴] ہوتا ہے تو وہ عبارت جس میں صراحۃً تصریح ہو کہ انبیا علیهم الصلاة والسلام ہر بڑے چھوٹے گناہ سے مطلقاً پاک ومنزہ ہیں اُس سے یہ معنی تراشنا کہ حنفیہ جانتے ہیں کہ نبی خطا کار ہیں وہی آریہ و پادریہ کی زلہ خواری[۵] ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک اللہ مکار ہے ع

شنشنة اعرفها من اخزم[۶]

ثالثاً: حنفیہ پر محض افترا ہے کہ اُن کے نزدیک معاذ اللہ کسی نبی کا کوئی فعل معصیت وحرام وناروا ہے منہ پر آنکھیں ہوتیں تو سوجھائی دیتا کہ یہیں یہیں اسی عبارت میں تو صاف ارشاد ہوا ہے کہ تمام انبیا ہر چھوٹے بڑے گناہ سے مطلقاً پاک ومنزہ ہیں پھر یارب وہ کون سا حرام ہے کہ اصلاً گناہ نہیں؟

حرام بھی اگر گناہ نہ ہوا تو کیا چیز گناہ ہوگی؟ بلکہ ائمۂ حنفیہ وعلمائے اہل سنت کے نزدیک زلّتِ انبیا علیہم السلام کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ افضل کو چھوڑ کر فاضل کو اختیار فرمایا اسے اصلاً گناہ سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اُن کی عظمتِ شان وجلالتِ قدر کے باعث کبھی ترکِ افضل پر اُن کا مولیٰ کمال لطف ورحمت کے ساتھ عتابِ محبت

= بائیں ہاتھ کا کھیل ہے'' [فتوح الشام مترجم، ۱۱۶، مطبع مکتبہ ملت دیوبند] مزید براں کہ حضرت ضرار نے اپنے اس شعر میں اس کا صاف اظہار فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں 'یا ویل من صنع الارصاد یخدعنا و نحن جرثومة الامكار والخدع'' یعنی اس شخص پر افسوس ہے جس نے ہمیں دھوکا دینے کے لئے کمین گاہ بنائی ہے حالانکہ ہم مکر وحیلہ کی جڑ ہیں۔ [فتوح الشام، ۲/۲۸۳]

(۱) سبقت (۲) عادی ہونا (۳) عادی (۴) خبر دینے والا (۵) جوٹھا کھانا۔

(۶) نطفہ کو میں پہچانتا ہوں۔ ابن اخزم کا ہے۔ یہ دراصل ابو اخزم طائی کے شعر کا مصرعہ ثانی ہے جو زبان عرب میں بطور مثل مشہور ہے یہ عام طور پر کسی شخص کا کسی کی بری عادت میں مشابہ ہونے کو بتانے کے لئے مستعمل ہے اعلیٰ حضرت نے اسے یہاں اسی غرض سے بیان کیا ہے اور بتانا چاہا ہے کہ ان لوگوں میں انبیائے کرام علیہم السلام کی گستاخیوں کی عادت آریوں و پادریوں کی طرح ہے کہ وہ لوگ بھی انبیائے کرام علیہم السلام کی بارگاہوں میں خوب گستاخیاں کرتے ہیں۔

فرمائے کہ حسنات الابرار سیات المقربین[۱] لہٰذا ''منح الروض الازهر'' میں عبارت مذکورۂ ''فقه اکبر'' شریف کی شرح میں فرمایا:

(خطیات) ای عثرات بالنسبة الى مالهم من على المقامات و سنى الحالات'' [۲]

اسی میں ہے:

اما قوله تعالىٰ عفا الله عنک لم اذنت لهم. الأيه[۳] و كذا قوله تعالىٰ ما كان لنبى ان يكون له اسرى. الأيه[۴] فمحمول على ترک الاولى بالنسبة الى مقامه الاعلى'' [۵]

اہل سنت وجماعت کی دو عظیم جماعتیں ہیں اشعریہ تابعانِ امام اجل ابو الحسن اشعری رحمه الله تعالىٰ اور اکثر شافعیہ اسی مسلک پر ہیں اور ماتریدیہ پیروان امام علم الهدیٰ ابو المنصور ماتریدی قدس سره اور حنفیہ اسی مشرب پر ہیں ان دونوں امام ہمام نے تصریح فرمائی کہ زَلّتِ انبیا کا حاصل صرف ترک افضل واختیار فاضل۔ امام جلیل الشان کبیر القدر شیخ الاسلام عبد العزیز بن احمد بن بخاری علیہ رحمۃ الباری ''کشف الاسرار لشرح اصول امام فخر الاسلام بزدوی قدس سره القوی'' میں فرماتے ہیں:

''قال الشيخ ابو الحسن الاشعرى رحمه الله تعالىٰ فى عصمة الانبياء وليس معنى الزلة انهم زلوا عن الحقّ الى الباطل وعن الطاعة الى المعصية ولكن معناها الزلل عن الافضل الى الفاضل والاصوب الى الصواب وكانوا يعاتبون لجلال قدرهم و

(۱) نیکوں کی نیکیاں مقرب بندوں کے حق میں کم درجہ رکھتی ہیں۔

(۲) منح الروض الازهر شرح الفقه الاكبر لملا على قارى، مطبع دار البشائر الاسلاميه بیروت، ص ۱۷۱، ۱۷۲، (خطیات یعنی لغزشیں ان کی بلندیٔ مقامات وحالات کی مناسبت سے)

(۳) ''اللہ تمہیں معاف کرے تم نے انہیں کیوں اذن دے دیا'' [ترجمہ کنز الایمان پارہ ۱۰، آیت ۴۳، سورہ توبہ]

(۴) کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے'' [ترجمہ کنز الایمان پارہ ۱۰، آیت ۶۷، سورہ انفال]

(۵) مذکورہ دونوں آیتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کی مناسبت سے ترک اولیٰ پر محمول ہیں۔ [منح الروض الازهر شرح الفقه الاكبر، ص ۱۸۱]

منزلتهم و مكانتهم من الله تعالى"[۱]

یعنی امام ابوالحسن اشعری نے عصمت انبیا میں فرمایا زَلّت کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ حق سے باطل یا طاعت سے معصیت کی طرف لغزش ہوئی بلکہ یہ معنی ہیں کہ افضل سے فاضل اور زیادہ صواب سے صواب کی طرف نزول واقع ہوا اور اُن کی اُس جلالت قدر و منزلت و عزت و وجاہت کے سبب جو انہیں بارگاہ عزت میں ہے اس ترکِ اولیٰ پر بھی عتاب محبت و لطف و رحمت کیا جاتا ہے۔

محقق علامہ شمس الدین محمد بن حمزہ بن محمد فناری علیہ رحمة الباری "**فصول البدائع فی اصول الشرائع**" میں فرماتے ہیں:

"**قال علم الهدى هى ترك الافضل اى من الانبياء عليهم الصلاة والسلام**"[۲]

یعنی "امام علم الہدیٰ ابو منصور ماتریدی نے فرمایا کہ زَلّت ترکِ افضل کا نام ہے۔"

اور اس افضل سے بھی مراد وہ ہے جو انبیا **علیهم الصلاة والثناء** کی عظمت شان کے لائق اُن کے لئے افضل تھا ورنہ ان کا مفضول کام بھی صدیقین کے افضل از افضل فعل سے افضل ہے۔ تابدیگراں چہ رسد۔[۳]

دیکھو: **بحمد الله تعالىٰ** یہ عقیدے ہیں حنفیۂ کرام و عام اہل سنت **نصرهم الله تعالىٰ** [۴] کے۔

ثم اقول فعل کہ بلا قصد صادر ہو ہرگز حرام یا معصیت بلکہ اقسام خمسہ سے کچھ نہیں ہو سکتا کہ یہ تقسیم افعال **مكلف من حيث هو مكلف**[۵] کی ہے نہ **كل ما يصدر عن**

(۱) كشف الاسرار عن اصول فخر الاسلام البزدوى لعلاء الدين البخارى [۳/۲۰۰، باب افعال النبى ﷺ]

(۲) [فصول البدائع فى اصول الشرائع ۲/۲۲۳، مطبع دار الكتب العلميه بيروت]

(۳) وہاں تک کوئی دوسرا کیا پہنچے گا۔

(۴) اللہ ان کی مدد فرمائے۔

(۵) مکلف اس حیثیت سے کہ وہ مکلف ہے۔

المكلف[۱] کی۔ حرکات نبض و رعشہ و تنفس طبعی و امثال ذالک کو فرض واجب سنت مندوب مباح مکروہ حرام کچھ نہیں کہہ سکتے تکلیف افعالِ اختیاریہ میں ہے اور فعلِ اختیاری کو قصد لازم تو جو بلا قصد ہے مقسم ہی سے خارج ہے اس کا حرام و معصیت ہونا ہرگز متصور نہیں ہاں بنظر تشابہ صوری محض بطور مجاز کبھی اطلاق آتا ہے جس کے معنی یہ کہ اگر اس فعل کا کوئی شخص قصد و ارادہ کرے تو اُس کے حق میں حرام و معصیت ہوگا۔

انبیائے کرام مطلقاً معاصی سے پاک و منزہ ہیں خود انہیں علمائے کرام نے جا بجا اس کی تصریح فرمائی۔

علامہ مدقق علائی "**افاضة الانوار على متن الانوار**" میں فرماتے ہیں:

"**افعال النبى ﷺ الصادرة عن قصدو لذا قال (سوى الزلة) لانها اسم لفعل غيرمقصودفى نفسه وليست بمعصية و تسميتها بها فى و عصى ادم ربه مجاز**"[۲]

امام بخاری نے "**كشف**" میں باآنکہ زَلّت کی وہی تفسیر مثل نور الانوار ذکر کی صاف فرمایا "**ولكن لايصح وقوع ماهومعصية منه عن الانبياء عليهم الصلاة والسلام فانهم عصمواعن الكبائرعندعامة المسلمين وعن الصغائر عند اصحابنا**" [۳] یوں ہی "**بنانى على الحسامى**" میں باوصف تفسیر مذکور صریح تصریح کی:

"**اما الحرام والمكروه فلا يوجد فى افعال الانبياء صلى الله**

[۱] ہر وہ جو مکلف سے صادر ہو

(۲) نبی ﷺ کے افعال جو ارادۃً صادر ہوئے ہوں اسی وجہ سے ماتن نے سوی الزلۃ کہا اس لئے کہ زلت اس فعل کو کہتے ہیں کہ خاص جس کے کرنے کا ارادہ نہ ہو اور آیت "وعصٰی اٰدمُ ربّہٗ" میں زَلّت کو معصیت سے تعبیر کرنا بطور مجاز ہے۔ الف، الافاضة الانوار على متن الانوار، ص۵٦، مخطوطة محفوظة فى مكتبه جامعه رياض سعوديه. ب، الافاضة الانوار على متن الانوارلحصكفى مع نسمات الاسحارلابن عابدين الشامى، ص۲۰۵، مطبع ادارة القرآن كراچى

(۳) "لیکن انبیائے کرام ﷺ سے گناہ کا وقوع ممکن نہیں ہے اس لئے کہ وہ عام مسلمانوں کے نزدیک کبائر سے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک صغائر سے محفوظ رکھے گئے ہیں" كشف الاسرار لعلاء الدين البخارى [۳/۱۹۹، باب افعال النبى ﷺ]

تعالیٰ علیهم وسلم لانهم معصومون عن الکبائر عندعامة المسلمین وعن الصغائر عند اصحابنا خلافاً لبعض الاشعریة" [۱]

"نسمات الاسحار" میں فرمایا:

"و هذا الاختلاف انما هو فی جواز الوقوع و عدمه لافی الوقوع نفسه کمانبه علیه اللقانی فی اتحاف المرید" [۲]

رابعاً: متعصب بدمذہوں کی عادت ہے کہ دیدہ و دانستہ حق کو باطل ٹھہرا کر اہل حق پر ایسی بات سے اعتراض کرتے ہیں جس سے خود انہیں بھی مفر نہیں بلکہ ان پر اُس کا ورود اشد و اعظم ہو غیر مقلدین اتباع ظواہر کا نام لیتے ہیں ہم پوچھتے ہیں آیہ و عصیٰ تمہارے نزدیک کلام الٰہی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو صریح کافر ہو اور اگر ہے تو تمہارے نزدیک وہ حق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کُھلے کافر ہو اور اگر ہے تو اس فعل کا صدور سیدنا آدم علیہ السلام سے قصداً جانتے ہو یا سہواً بر تقدیر اول صاف نص قرآن کے منکر ہو۔

قال تعالیٰ ولقد عهدنا الیٰ ادم من قبل فنسی ولم نجدله عزما.

[۳]

"اور بے شک ہم نے آدم کو پہلے ایک تاکیدی حکم فرمادیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اُس کا عزم نہ پایا۔"

بر تقدیر ثانی یہی وہ ذَلّت ہے جس سے تم اہل سنت پر معترض تھے اور بحکم قرآن ناچار اس کے خود معترف ہوئے فافهم ان کنت تفهم [۴]

خامساً: یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ یہ اعدائے اولیاء اللہ براہ تقیہ اکثر اپنی

(۱) "انبیائے کرام کے افعال میں حرام اور مکروہ نہیں پایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ عام مسلمانوں کے نزدیک کبائر سے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک صغائر سے محفوظ رکھے گئے ہیں بعض اشاعرہ کے برخلاف"
حاشیہ بنانی علی الحسامی [illegible] جزء اول صفحہ 37/ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۲) یہ اختلاف البتہ وقوع کے جواز و عدم جواز کے سلسلے میں ہے خاص وقوع میں نہیں جیسا کہ لقانی نے اتحاف المرید میں اس پر متنبہ کیا ہے۔ [نسمات الاسحار شرح افاضۃ الانوار ص ۲۰۶]

(۳) [پارہ ۱۶، سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۵]

(۴) اگر سمجھدار ہو تو سمجھو۔

تحریر و تقریر میں ادعا کرتے ہیں کہ ہم تو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے معتقد و مداح ہیں انہیں امام مجتہد جانتے ہیں ہمارے اعتراض تو آج کل کے حنفیہ پر ہیں اور حقیقۃً ان کے قلوب معادن العیوب [۱] میں خود حضرت امام انام و سائر ائمہ اسلام ہی سے بُغض کی آگ دبی ہے اب دیکھئے نا کہ نام لیا حنفیہ کا اور اعتراض کیا خود امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب عقائد "فقہ اکبر" شریف پر اور کتاب مستطاب "معتقد المنتقد" سے اس اعتراض واہی کو متعلق کرنا اعجب اعجوبہ [۲] ہے اس کتاب مبارک میں تو اُس مضمون کا کہیں پتہ بھی نہیں وے از مفتری نتواں برآمد۔ [۳]

ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم. [۴]

وصلی اللّٰه تعالیٰ علیٰ انبیائه و رسله و سیدهم و اله اجمعین

آمین.

واللّٰه تعالیٰ اعلم

کتبه عبده المُذْنِبُ

احمد رضا البریلوی

عفی عنه بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

[۱] عیبوں کی کان۔

(۲) بہت زیادہ تعجب خیز،

(۳) اور الزام لگانے والا بھی نہیں نکال سکتا۔

(۴) نہیں ہے کوئی طاقت و قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

کتابیات

القرآن الکریم

کتاب	ناشر
کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	حفیظ بکڈ پو دہلی
فقہ اکبر لا امام الاعظم ابی حنیفۃ	دائرہ معارف نظامیہ حیدرآباد، دکن
نور الانوار مع حاشیہ قمر الاقمار	دائرہ معارف نظامیہ حیدرآباد، دکن
الانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح	دار ابن حزم، بیروت
تحفہ اثنا عشریہ (فارسی)	مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ
تقویۃ الایمان	مطبع دار الکتاب، دیوبند
تقویۃ الایمان	مطبع علیمی، لاہور
صراط مستقیم (فارسی)	المکتبۃ السلفیہ، لاہور
فتوح الشام	دار الکتب العلمیہ، بیروت
منح الروض الازہر شرح فقہ الاکبر	دار البشائر الاسلامیہ، بیروت
کشف الاسرار عن اصول فخر الاسلام البزدوی	دار الکتاب العربی بیروت، لبنان
فصول البدائع فی اصول الشرائع	دار الکتب العلمیہ، بیروت
افاضۃ الانوار علی متن الانوار	ادارۃ القرآن کراچی
نسمات الاسحار شرح افاضۃ الانوار	ادارۃ القرآن کراچی پاکستان

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد حنیف خاں رضوی (بریلی شریف) کے تاثرات

عصمت انبیائے کرام علیہم التحیۃ والسلام کے تعلق سے مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا یہ وہ مبارک فتوی ہے جو محب گرامی حضرت مولانا محمد ذوالفقار صاحب نعیمی کی تحقیق وتلاش کے اعتبار سے فتاوی رضویہ میں نہیں۔ یہی تحقیق محب محترم جناب محمد ابرار صاحب عطاری لاہوری کی ہے، اورانہوں نے ہی یہ فتوی مولانا موصوف کو بھیجا۔ اس طرح کے چند فتاوی اور بھی ہیں جو عطاری صاحب نے خود راقم الحروف کو بھی ارسال کیے ہیں اور فرمائش کی ہے کہ اس کو فتاوی رضویہ میں شامل کردیں۔ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف کے زیر اہتمام شائع ہونے والے فتاوی رضویہ میں یہ تمام فتاوی شامل اشاعت ہوں گے، ان شاء المولی تعالی۔ ابھی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، سیٹنگ اور فتاوی کے مخطوطات کو سامنے رکھ کر تصحیح اور پھر تخریج پر نظر ثانی کا کام چل رہا ہے۔

یہ فتوی امام احمد رضا قدس سرہ کے دوسرے فتاوی کی طرح نہایت تحقیقی اور وہابیہ کی طرف سے حنفیہ پر لگائے گئے بے بنیاد الزام کا دندان شکن جواب ہے۔ مولانا ذوالفقار صاحب نعیمی نے اس فتوی کی تسہیل کے پیش نظر عربی وفارسی عبارات کا ترجمہ اور مشکل الفاظ کی توضیح کے ساتھ تخریج بھی کردی ہے، اور یہ تمام کام بحسن وخوبی انجام دیے ہیں، رب قدیر ان کو اس خدمت پر بہتر جزا عطا فرمائے۔ خدمت دین متین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ اور امام احمد رضا کا فیضان ہم سب پر عام وتام فرمائے،

آمین بجاہ النبي الكريم عليه التحية والتسليم

محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف